www.KitaboSunnat.com

اظہار کیا ہے کہ حاکم نے اس روایت کو کیسے ذکر کر دیا جبکہ خود انہوں نے اپنی کتاب المدخل میں کہا ہے کہ عبدالرحمٰن بن زید بن اسلم اپنے والد سے موضوع احادیث کی روایت کرتا تھا تاہم احادیث صحیحہ کی رو سے اور قرآنی شہادت بھی یہ ہے کہ آدم علیہ السلام کی خطا ان کے توبہ واستغفار کی وجہ سے معاف ہوئی ہے نہ کہ رسول اللہ ﷺ کی ذات کو وسیلہ بنانے سے...... ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿قَالاَ رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْلَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ﴾

"ان دونوں نے کہا: اے ہمارے رب ہم نے اپنی جانوں پر ظلم کیا اور اگر تو نے ہم کو نہ بخشا اور ہم پر رحم نہ کیا تو ہم نقصان اٹھانے والوں میں ہوں گے"

امام ابو حنیفہؒ کا فرمان ہے کہ

"کسی کیلئے جائز نہیں کہ اللہ کو اس کی ذات کے سوا کسی اور ذریعہ سے پکارے" (درِّ مختار)

☆ سوال: ہمارا ایک بھائی فوت ہو گیا ہے جس کے اولاد نہیں ہے اور وہ سرکاری ملازم تھا۔ جس کے واجبات تقریباً ۱۷۵۰۰۰ (ایک لاکھ، پچھتر ہزار) ہیں۔ جس میں حصہ دار چار بھائی، ایک بہن، والدہ اور ایک بیوہ ہے۔ چاروں بھائیوں میں سے ایک بھائی پہلے فوت ہو چکا ہے جس کے دو بچے اور ایک بچی اور ایک بیوہ ہے۔ ازراہِ کرم شرعی تقسیم وراثت سے آگاہ فرمائیں۔ (نور محمد ولد اسمٰعیل، شیخوپورہ)

جواب: چار بھائیوں میں سے ایک بھائی چونکہ صاحب ترکہ سے پہلے انتقال کر چکا ہے، اس لئے وہ وارث نہیں بنتا۔ لہٰذا اس کی بیوہ اور اولاد بھی وارث نہیں رہتی۔

اس صورت میں بیوہ کے لئے چوتھا حصہ ہے اس لئے کہ میت کی اولاد نہیں، قرآن میں ہے: ﴿وَلَهُنَّ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْتُمْ اِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّكُمْ وَلَدٌ﴾ "اگر تمہاری اولاد نہ ہو تو تمہاری عورتوں کا اس میں چوتھا حصہ ہے"...... اور چھٹے حصے کی حق دار والدہ ہے، قرآن میں ہے ﴿فَاِنْ كَانَ لَهٗ اِخْوَةٌ فَلِاُمِّهِ السُّدُسُ﴾ "اور اگر میت کے بھائی بھی ہوں تو ماں کا چھٹا حصہ ہے"

اور باقی ترکہ تین بھائیوں اور بہن پر ﴿لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ﴾

"ایک لڑکے کا حصہ دو لڑکیوں کے حصے کے برابر ہے" کے اصول پر تقسیم ہوگا۔

مسئلہ ہذا کی تفصیل نقشہ کی صورت میں یوں ہے:

اصل مسئلہ: ۱۲

بیوہ ۳ / ماں ۲ / بھائی ۲ / بھائی ۲ / بھائی ۲ / بہن ۱

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ